اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

روزنامہ — لاہور

یوم چہار شنبہ

۲۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۶۹ھ — فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۳۸	۱۵ امان سنہ ۱۳۲۹ ہش	۱۵ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء	نمبر ۶۱

حکومت مشرقی بنگال نے قیامِ امن اور اقلیتوں کے تحفظ میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا

بھارت کے سیاست دانوں اور اخباروں کی غیر ذمہ وارانہ حرکات پر بیرونی مبصروں کا تبصرہ

ڈھاکہ ۱۴ مارچ۔ غیر ملکی مبصروں نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ مشرقی بنگال کی حکومت نے صوبے بھر میں پر امن فضا پیدا کرنے، خوشگوار حالات قائم کرنے اور اقلیتوں میں اعتماد پیدا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ لیکن افسوس کہ بھارت کے اکابر اور اخباروں کی غیر ذمہ وارانہ باتیں تا حال جاری ہیں ——— ڈھاکہ میں مقیم لنڈن ٹائمز کے نامہ نگار خصوصی نے اپنے اخبار میں ایک خبر بھیجی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ مشرقی پاکستان کے حکام نے اقلیتوں میں اعتماد پیدا کرنے کی انتہائی کوشش کی ہے۔ میرے خیال میں اگر مشرقی پاکستان کے غیر مسلموں کو اب بھی اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے تو مسلمانوں اور ہندوؤں میں دوستانہ اور خوشگوار تعلقات پیدا ہو سکتے ہیں۔ جو اگست ۱۹۴۷ء سے لیکر گذشتہ مہینے کے وسط تک تھے۔ نامہ نگار مذکور کہتا ہے کہ اب بھی صوبے کے بیشتر ہندو اپنے آبائی گھروں میں رہنے اور اپنے کاموں پر جانے ہی کو ترجیح دیں گے۔ لیکن افسوس کہ بھارت کے غیر ذمہ وار سیاست دانوں اور اخباروں نے ان لوگوں کو بزعم خود آزاد کرانے کے لئے جو غوغا مچا رکھا ہے اس سے ضرور ان لوگوں میں خوف و ہراس پیدا ہو گیا ہے۔ ایک غیر جانبدار مبصر کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ سکتی کہ کسی ملک کا سمجھدار عنصر کس طرح جنگ کی غیر ذمہ وارانہ باتیں کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ بھارت کے بعض سیاست دانوں اور اخباروں نے کچھ دنوں سے جنگ کی غیر ذمہ وار باتوں کا غوغا مچا رکھا ہے۔

اسی طرح روزنامہ مانچسٹر گارڈین کے نامہ نگار خصوصی مقیم ڈھاکہ نے بھی اپنے اخبار کو بھارتی اخباروں کی غیر ذمہ وار روش کے متعلق ایک خبر بھیجی ہے۔ نامہ نگار مذکور نے لکھا ہے۔ مشرقی بنگال کے صوبے میں اب امن فضا پیدا ہو چکی ہے۔ حکومت نے فساد مصیبت زدوں کی مدد کیلئے ایک بحالیاتی ... مقرر کیا ہے۔ جس کے فرائض میں ان کی مدد اور خبر گیری ہے جو بعض ڈر خوف کی وجہ سے اپنے گھروں سے بھاگ گئے تھے۔ قحط اور دوسری آفات کی روک تھام بھی اسی کے فرائض میں سے ہے۔ کچھ مسلمان شرارت پسندوں کو گرفتار بھی کر لیا گیا ہے۔ بعض علاقوں پر اجتماعی جرمانے بھی کئے گئے ہیں۔ اور صورتِ حال بحیثیت مجموعی سرعت کے ساتھ روبہ خوشگوار ہے۔

یہ ملک کیلئے نقصان دہ ہے

ایسا نہ کیجئے!

کراچی ۱۴ مارچ۔ حکومت پاکستان کے وزیر مواصلات سردار بہادر خاں نے حکومت کے اس اعلان کو دوہرانے کے بعد کہ اگر ڈاک اور تار کے محکمے کے ملازموں کی یونین ہڑتال کی دھمکی واپس لے لے تو حکومت ان کے مطالبات پر غور کرے گی۔ اس امید کا اظہار کیا ہے کہ یہ ملازم ملک کے نازک حالات کا خیال رکھتے ہوئے کوئی ایسا اقدام نہیں کریں گے جس سے ملک کو نقصان پہنچے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ یونین کے مطالبات کے پہنچنے سے بہت پیشتر آپ نے سینیئر افسروں کی ایک کمیٹی مبینہ مطالبات پر غور کیلئے مقرر کر دی ہے۔

لاہور میں پہلی پنجاب پراونشل صحت کانفرنس کا افتتاح

میڈیکل ریلیف۔ بیماریوں کے انسداد اور دیگر طبی مسائل کے متعلق اہم فیصلے

لاہور ۱۴ مارچ۔ آج صبح پنجاب یونیورسٹی سینٹ ہال میں پنجاب پراونشل صحت کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے گورنر پنجاب کے مشیرِ تعلیم و بحالیات آنریبل مسٹر نسیم حسن نے امید ظاہر کی کہ یہ اہم کانفرنس جو صوبائی پیمانے پر اپنی نوعیت کی پہلی کانفرنس ہے صحت سے متعلق تمام فوری مسائل کے بارے میں نہایت مؤثر اقدامات تجویز کرنے میں کامیاب ثابت ہوگی۔ آپ نے فرمایا کہ تعمیری نقطۂ نگاہ سے معاملات پر غور کرنے اور مؤثر اقدامات کرنے سے ہی ہم اپنی مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں۔ اگر ہمارے ڈاکٹر صاحبان اور دیگر ماہرینِ فن "اتحاد یقین محکم اور تنظیم" کے اصول پر کاربند ہوتے ہوئے اپنی کوششوں کو جاری رکھیں گے تو کوئی وجہ نہیں کہ انہیں اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل نہ ہو

(باقی صفحہ ۷ پر)

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۴ مارچ۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی طبیعت کل سے بحال ہے ضعف میں بھی کمی ہے۔ نیند بھی اچھی آ گئی۔ احباب نواب صاحب موصوف کیلئے دعا جاری رکھیں۔

سکھر بیراج کا معائنہ فرمانے کے بعد اعلیٰ حضرت کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۴ مارچ۔ اعلیٰ حضرت شہنشاہ ایران آج مشرقی و مغربی پاکستان کا دورہ مکمل کرنے کے بعد چھ بجے سے چند منٹ بعد پاکستان کے وفاقی دارالحکومت میں پہنچ گئے۔ اعلیٰ حضرت آج سکھر ریلوے اسٹیشن پر استقبالیہ رسم ملاحظہ فرمانے کے بعد موٹر پر سوار ہو کر سکھر بیراج پر تشریف لے گئے۔ سندھ کے گورنر ہز ایکسی لینسی شیخ دین محمد آپ کے ہمراہ تھے راستہ دونوں طرف آراستہ تھا اور دونوں طرف کھڑے ہوئے لوگ اعلیٰ حضرت کو دیکھتے ہی فلک بوس نعرے لگاتے تھے اعلیٰ حضرت نے سب سے پہلے کنٹرول آفس کا ملاحظہ فرمایا۔ اس کے بعد چیف انجینئر مسٹر محمد موسیٰ نے اعلیٰ حضرت کو بتایا کہ اس بیراج کی نہریں ۴۶۷۳ میل لمبے علاقے میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور ان کی شاخوں کا پھیلاؤ تو ۴۷۸۰۰ میل تک ہے اور ان سے ۶۲ لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے چیف انجینئر نے بتایا کہ اس بیراج پر ۲۰ کروڑ روپیہ خرچ ہوا تھا۔ یہ نو سال میں تعمیر ہوا تھا۔ اعلیٰ حضرت کی خدمت میں بیراج کی تصاویر کا ایک البم بھی پیش کیا گیا۔

بھارت میں فرقہ وارانہ فسادات

ڈھاکہ ۱۴ مارچ۔ ایک ایجنسی کی اطلاع کے مطابق کل کلکتے سے ۲۷ سو مہاجرین کا ایک قافلہ بذریعہ گاڑی ڈھاکے پہنچا۔ مہاجرین نے بتایا کہ رشی لدا کے اسٹیشن پر ان کا مال لوٹ لیا جاتا ہے۔ اور خواتین کے اغوا کرنے اور چھرے گھونپنے کی وارداتیں جاری ہیں۔ مہاجرین پر کلکتے اور دوسرے علاقوں میں حملے بدستور جاری ہیں۔ بم بھی پھینکے جا رہے ہیں۔ پنڈت نہرو آج دوسری دفعہ کلکتے کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے دہلی سے یہاں پہنچے ہیں۔ ناگپور میں بھی کل بعض چھرا گھونپنے کی وارداتیں ہوئیں۔ جن سے ایک ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔ بارہ گھنٹے کا کرفیو لگا دیا گیا ہے۔

احمد آباد میں بھی کل چھرا گھونپنے اور اکا دکا حملوں کی وارداتیں ہوئیں۔ جن سے دو آدمی مارے گئے۔

بمبئی میں بھی اتوار کے روز اسی قسم کے فرقہ وارانہ حملوں سے چار ہلاک اور بارہ زخمی ہوئے۔

پشاور ۱۴ مارچ۔ سرحد اسمبلی نے آج چھ بل پاس کئے۔ جن میں سے کارخانوں کے کنٹرول کا ایک بل بھی ہے جس کی رو سے انکی پیداوار کے منافع بخش مقابلے کی روک تھام کی جائے گی۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی۔ مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

۱۵ مارچ ۱۹۵۰ء

لقد کان فی قصصھم عبرۃ

نعیم صاحب غصہ میں آکر فرماتے ہیں:۔

"آپ قادیانی جماعت میں جہاد فی سبیل اللہ" کے نام پر بلاتے ہیں۔ مگر نہیں سوچتے کہ جہاں "کفر" "حرام" شے کی حیثیت نہیں اختیار کر سکا۔ جہاں غیر الٰہی نظام کراہت ہی کا احساس نمودار نہیں وہاں جہاد" فی سبیل اللہ" کا خواب دیکھا جا سکتا ہے۔ کیا آپکو معلوم نہیں کہ "ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الظالمون کی رو سے کسی غیر الٰہی عدالت کا نظام چلانا اور اس سے فیصلہ چاہنا۔ اور اس سے استمداد کرنا قطعی طور پر حرام ہے"۔

ہم پہلے نعیم صاحب سے پوچھتے ہیں کہ آجکل جو عدالتیں پاکستان میں چل رہی ہیں۔ کیا یہ قرآن کریم اور سنت کے مطابق قائم ہوئی ہیں ان کے کاروبار کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے کیا وہی تعزیرات ہند جو انگریز کے وقت تھی وہی اب نہیں ہے۔ کیا موجودہ تمام عدالتی نظام وہی نہیں ہے جو پہلے تھا۔ کیا محض قرارداد مقاصد پاس ہونے سے ہی ان کی نوعیت بدل گئی ہے؟ کیا ان عدالتوں میں ما انزل اللہ کے ساتھ محاکمہ کیا جاتا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر آپ نے "ترجمان القرآن" جلد ۳۳ عدد ۴ ماہ مارچ ۱۹۵۰ء کے صفحہ ۱۸۱ پر مودودی صاحب اور ان کے رفقا پر جرم عائد کر کے کس باقاعدہ عدالت کے سامنے لے آنے کا مطالبہ حکمرانوں سے کیا ہے۔ جہاں آپ فرماتے ہیں:۔

"ہم اپنے حکمرانوں کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ حسب ذیل صورتوں میں سے کسی ایک کو اختیار فرمالیں۔

(۱) مولانا مودودی اور ان کے رفقاء کے خلاف وہ سوچ سمجھ کر کوئی متعین جرم عائد کریں۔ اور پھر اسے کسی باقاعدہ عدالت کے سامنے لے آئیں جو ملزم کو جواب دعوے پیش کرنے کا پورا پورا موقعہ دے۔

اور پھر پبلک لا کے ماتحت معاملہ کا باقاعدہ فیصلہ ہو۔"

دیکھئے آپ نے یہاں صرف باقاعدہ عدالت میں ہی مودودی صاحب کو اور ان کے رفقا کو نہیں کھینچ بلایا۔ بلکہ آپ ان کے مقدمہ کا فیصلہ قرآن کریم اور سنت کے مطابق نہیں چاہتے بلکہ پبلک لا کے مطابق چاہتے ہیں۔ آخر یہ پبلک لا کیا چیز ہے؟ کیا یہ قرآن وسنت کا قانون ہے؟ کیا "ما انزل اللہ" ہے؟ سچ ہے دروغ گورا حافظہ نباشد۔ ہمارے لئے آپ کیا فرما رہے تھے؟ کیا یہ اب "کفر" نہیں رہا۔ اور کیا یہ اب حرام نہیں کیا اب یہ باطل نہیں رہا۔ اور کیا یہ اب نجس چیز کا درجہ پا نہیں سکتا؟ جس اصول سے آپ دوسروں کو جانچتے تھے۔ وہ اب کدھر گیا۔؟ وہ آپ کی باطل سے احترازی شیخی اب کہاں گئی؟ کیا اسی کو نہیں کہتے کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور؟

حقیقت یہ ہے کہ آپ مسیح موعود علیہ السلام پر طعن وتشنیع کرنے کے لئے فقرہ طرازیاں کرنے کو ہی بڑا جہاد فی سبیل اللہ سمجھے ہوئے ہیں۔ آپ نہ قرآن کریم کو سمجھتے ہیں۔ اور نہ سنت رسول اللہ کو۔ آپ قرآن کریم کی آیات میں اپنے خود ساختہ سیاسی اور باغیانہ معنے بھرنے کے عادی ہو چکے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے اس کلام پاک کا ہرگز وہ مطلب نہیں ہے۔ جو آپ کے سیاسی دماغ نے سمجھا ہے۔ یہ حکم ان عدالتوں کے لئے ہے۔ جو صحیح معنے میں اسلامی حکومت کی مقرر کردہ ہوں۔ جن میں اسلامی شریعت کے مطابق ہی فیصلے ہو سکتے ہوں۔ اس کا مطلب یقیناً یہ نہیں ہے۔ کہ جب حکومت غیر اسلامی ہو تو اس حکومت کے قانون کے مطابق جو عدالتیں بنی ہیں ان میں مسلمان افسر نہیں ہو سکتے۔ اور اس حکومت کے قانون کے مطابق فیصلے نہیں کر سکتے۔ اور ایسی عدالتوں کو اس ملک کے قانون کے مطابق نہیں چلا سکتے۔ پھر شائد آپ کو معلوم نہیں کہ احمدی ہی سب سے زیادہ اس حکم پر بھی چلتے ہیں۔ ان کے تمام فیصلے جو قابل دست اندازی نہیں ہوتے اسی اصول کے مطابق طے پاتے ہیں۔ اپنے دار القضا میں ملکی عدالتیں اسی لئے ہوتی ہیں کہ امن وامان قائم رکھا جائے۔ جو تنازعات پیدا ہوں۔ ان کا فیصلہ انصاف کے مطابق کیا جائے۔ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ عدالتیں ملک میں انتظام رکھنے کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ اور جب حکومت غیر اسلامی ہو۔ اور وہ اسلام میں دخل اندازی نہ کرتی ہو۔ اور ملک میں قیام و استحکام امن کی اہل ہو۔ اور مسلمانوں کے جان ومال کی حفاظت کرتی ہو۔ تو جو عدالتیں اس نے قیام واستحکام امن کے لئے قائم کی ہوں ان سے تعاون کرنا تعاون البر کہلاتا ہے۔ اس کے معنے کفر سے تعاون کرنا نہیں ہوتے اس لئے یہ کفر نہیں ہوتا۔ اور یہ اسلام کے رو سے قطعاً حرام نہیں ہے نہ یہ باطل کہلاتا ہے۔ اس لئے اس کو نجس کا درجہ نہیں دیا جاتا۔ صرف آپ جیسی بیمار ذہنیتوں ہی میں حسن انتظام کے لئے کراہت کا احساس نمودار رہتا ہے۔

چونکہ آپ نے ان الحکم الا للہ کے غلط معنے سمجھے ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ جو بھی نتائج نکالتے ہیں وہ غلط ہوتے ہیں۔

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

ان الحکم الا للہ کے صحیح معنے سمجھنے کے لئے سورۂ یوسف کا غور سے مطالعہ فرمائیے یہ حضرت یوسف علیہ السلام ہی تھے۔ جنہوں نے قید خانے میں بادشاہ مصر کے دو ملازموں کو جنہیں قید میں ڈال دیا گیا تھا اس طرح تبلیغ کی تھی۔

ان الحکم الا للہ امر الا تعبدوا الا ایاہ۔ ذالک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون

یعنی حکم اللہ تعالےٰ ہی کے لئے ہے۔ اس نے حکم دیا ہے کہ میرے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہی دین درست ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ پھر آپ ان دونوں قیدیوں کے خوابوں کی تعبیر فرماتے ہیں۔ ان میں سے ایک پھر کافر بادشاہ کی ساقی گری کی خدمت پر بحال کیا جائیگا۔ سوال یہ ہے کہ کیا آپکی تبلیغ کا اثر زائل کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے انکو ایک کافر بادشاہ کی خدمت پر دوبارہ تعینات ہونے کی خوشخبری دی تھی؟ یہی نہیں بلکہ حضرت یوسف علیہ السلام ہی پھر اسی کافر بادشاہ کے پاس یاد دہانی کا وعدہ لیتے ہیں۔ اور شیطان اس وعدہ کو بھلا دیتا ہے حضرت یوسف علیہ السلام پھر اسی کافر بادشاہ سے اپنے متعلق فیصلہ بھی چاہتے ہیں اور وہ آپ کو بری کر دیتا ہے۔ اور پھر وہ آپ سے خوش ہو کر آپکو اپنا مکین امین بناتا ہے اور آپ خوشی سے وزیر مالیات کا عہدہ اس سے طلب کرتے ہیں۔ اور اسکے ملازم ہو جاتے ہیں اور وما انزل اللہ کے مطابق نہیں بلکہ اس کافر بادشاہ کے قانون کے مطابق اپنی وزارت کا کاروبار چلاتے ہیں اور اللہ تعالےٰ انکو نصیب من رحمتنا فرماتا ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام بھی اس کے متعلق فرماتے ہیں قد منّ اللہ علینا

پھر انہی حضرت یوسف علیہ السلام کے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں۔ جو اپنے بیٹوں کو اس کافر بادشاہ کے ملک میں اناج حاصل کرنے کے لئے بھیجتے ہیں۔ اور ایک دفعہ اناج لے آتے ہیں۔ اور دوسری دفعہ جانے لگتے ہیں۔ تو یہی حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں۔ جو فرماتے ہیں۔

ان الحکم الا للہ۔ علیہ توکلت۔ وعلیہ فلیتوکل المتوکلون۔

یعنی حکم صرف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے۔ اسی پر میں نے توکل کیا ہے پس توکل کرنے والے اسی پر توکل کیا کریں اب یہی حضرت یعقوب علیہ السلام نہ صرف اپنے بیٹوں کو بھیجتے ہیں۔ بلکہ خود بھی آخرکار اس کافر بادشاہ کی مملکت میں رہنے کے لئے چلے آتے ہیں۔ جس کے ماتحت ان کے نیک اور پاک فرزند حضرت یوسف علیہ السلام اس کے قانون کے مطابق وزارت مال کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام پہلے بھی اپنے وطن میں غیر اسلامی حکومت کے ماتحت بسر کر رہے تھے۔ اور ہجرت بھی ایک غیر اسلامی حکومت میں فرمائی۔ اس کے باوجود آپ ان الحکم الا للہ کے داعی تھے۔ اور آپ کا سعید بیٹا حضرت یوسف علیہ السلام بھی ان الحکم الا للہ کا اتنا بڑا داعی تھا۔ کہ قید خانہ میں بھی قیدیوں کو اسکی دعوت دیتے ہیں۔ اور پھر ایک غیر مسلم بادشاہ کی عدالت سے فیصلہ کرواتے ہیں۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ اس غیر مسلم بادشاہ کی وزارت مال خود طلب کر کے اس کے قانون کے مطابق چلاتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ مودودی صاحب اور ان کے شاگرد رشید نعیم صاحب ان الحکم الا للہ کے بڑے داعی ہیں یا حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام؟ کیا انکے لئے اللہ تعالےٰ کا حکم نہیں تھا۔ کہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الظالمون کیا وہ اس حکم کو نہیں سمجھتے تھے؟ کیا وہ ان الحکم الا للہ کی یونہی دعوت دیتے پھرتے تھے؟ حالانکہ وہ ایک غیر اسلامی حکومت میں بال بچوں سمیت نہ صرف ہجرت کر کے چلے گئے تھے۔ بلکہ آپ کے نیک فرزند نے اسی غیر اسلامی حکومت کے قانون کے مطابق ملازمت اختیار کر لی تھی۔ کیا نعیم صاحب اور مودودی صاحب کے خود ساختہ نظریہ کے مطابق نعوذ باللہ وہ بھی باطل کے کل پرزے بن گئے تھے؟ یہ تو ہم نے ایک مثال پیش کی ہے۔ ورنہ ان مجتہدین بالرائے کی زد سے تو کوئی خدا کا بندہ نہیں بچ سکتا۔ نعیم صاحب تو فرماتے ہیں۔ کہ خلافت راشدہ کے بعد سے تو ایک بھی خدا کا بندہ نہیں نظر آتا۔ جس نے غیر اسلامی حکومت کے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

انگلستان میں احمدی مجاہدین کے ذریعے سے تبلیغ اسلام

پبلک جلسے۔ مختلف سوسائٹیوں میں لیکچر۔ لٹریچر کی اشاعت۔ نومسلمین کا قابل قدر اخلاص

احمدیہ مشن لندن کی سالانہ کارگذاری کا خلاصہ

(از مکرم مقبول احمد صاحب بی اے (واقف زندگی)

سنہ ۱۹۴۹ء جماعت احمدیہ انگلستان کی تاریخ میں ایک نہایت اہم سال ہے۔ لندن مشن نے گذشتہ سال جو امور سرانجام دیئے۔ ان کا مجموعی طور پر ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ لہٰذا ذیل میں احباب کے علم کے لئے گذشتہ سال کی کارروائی تحریر کی جاتی ہے۔ اور احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو بارآور فرمائے اور لوگوں کو ہدایت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

تبلیغ

سب سے اہم فریضہ فریضۂ تبلیغ ہے۔ اس لئے تبلیغ سے متعلقہ مساعی ابتداء میں درج کی جاتی ہیں۔ تبلیغی امور مختلف طور پر سرانجام دیئے جاتے رہے۔ جو کہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) **پبلک میٹنگز**:۔ عموماً پبلک میٹنگز کا انعقاد پندرہ پندرہ روز کے بعد کیا جاتا رہا۔ گذشتہ سال یہ اجلاس مختلف طور پر مختلف اغراض کے لئے منعقد ہوئے۔ اوّل ایسے اجلاس جن کی غرض محض تبلیغ تھی۔ یہ اجلاس دس ہوئے ان جلسوں میں مختلف احباب جماعت اور غیر مسلموں کو بلایا جاتا رہا اور ہر دفعہ اسلام سے متعلق منتخب شدہ مضمون پر تقریر کی جاتی رہی جس سے غیر مسلم احباب کو اسلام کی فوقیت اور عیسائیت کا فی زمانہ ناقابل عمل ہونا ثابت کیا جاتا رہا۔ تقاریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا جاتا رہا جس سے کہ وہ احباب کہ جو کسی امر کی وضاحت چاہتے تھے جوابات حاصل کرتے رہے

دوم۔ ایسے اجلاس منعقد کئے گئے کہ جن میں آنے والے احباب کو استقبالیہ اور جانے والے احباب کو الوداعی پارٹیز دی جاتی رہیں۔ چنانچہ گذشتہ سال چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کو الوداعی پارٹی دی گئی۔ جب کہ آپ تین سال لندن میں فریضۂ تبلیغ سرانجام دینے کے بعد واپس پاکستان تشریف لے جارہے تھے۔ مولوی محمد صدیق صاحب فاضل جو سیرالیون سے پاکستان واپس جاتے ہوئے راستہ میں لندن قیام پذیر ہوئے۔ انہیں اندیرا استقبالیہ اور جاتے ہوئے الوداعی پارٹیز دی گئیں۔ چوہدری محمد عبداللہ صاحب رفضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، جو کہ امریکہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد لندن تشریف لائے۔ ان کے اعزاز میں استقبالیہ پارٹی دی گئی۔ پھر چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مشنری انچارج امریکہ کو استقبالیہ پارٹی دی گئی۔ جب کہ آپ یہاں سے ہوتے ہوئے پاکستان واپس جارہے تھے۔ اسی طرح اقبال احمد خان صاحب۔ رفضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ) کے اعزاز میں بھی استقبالیہ پارٹی دی گئی۔ جب کہ آپ پاکستان سے بغرض حصول اعلیٰ تعلیم تشریف لائے۔ چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب (واقف زندگی) جب کہ آپ بار ایٹ لاء (Bar at Law) کرنے کے بعد واپس پاکستان تشریف لے جارہے تھے۔ انہیں الوداعی پارٹی دی گئی۔ اسی طرح سید سفیر الدین بشیر احمد صاحب کو بھی الوداعی پارٹی دی گئی۔ جب کہ آپ لندن میں تقریباً چار سالہ قیام کے بعد جو کہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے تھا، گولڈ کوسٹ تشریف لے جارہے تھے۔ نیز تمام مشنریز انچارج یورپ جب کہ یورپین مشنز کانفرنس میں شمولیت کے لئے تشریف لائے کے اعزاز میں ایک شاندار استقبالیہ پارٹی دی گئی جس کی صدارت مسٹر ہیو لنسٹیڈ ممبر پارلیمنٹ نے کی۔ اس پارٹی میں مسٹر کارمیئر آف وانڈسورتھ نے بھی تمام مبلغین کا خیر مقدم کیا۔ سوم: سال میں ایک دفعہ مسجد کے نزدیک ہائی سٹریٹ میں ایک بڑا ہال کرایہ پر لے کر وہاں ایک جلسہ خاص اہتمام سے منعقد کیا گیا جس کی اطلاع تقسیم اشتہارات و مقامی اخبار میں اعلان کے ذریعہ لوگوں کو کی گئی تھی اس میں مختلف ممالک یورپ پاکستان و ہندوستان جنوبی افریقہ و مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام اور اشاعت اسلام کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی گئی۔ چہارم: فروری ۱۹۴۹ء میں ایک خاص اجلاس جماعت احمدیہ انگلستان کا کیا گیا جس میں انٹرنیشنل احمدیہ کانفرنس پاکستان کے انعقاد کے بارے میں مشورہ جات لئے گئے۔ نیز بوجہ اس کے کہ اکثر احباب اس جلسہ میں شامل تھے۔ ان کی حاضری سے یہ فائدہ بھی حاصل کیا گیا کہ ایک سالانہ اجتماع کے انعقاد کا فیصلہ ہوا۔ چنانچہ اس کے مطابق ۲۹ اور ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو سالانہ اجتماع ہوا جس میں کہ مقامی جماعت احمدیہ لندن بطور میزبان اور لندن سے باہر سے تشریف لانے والے احباب بطور مہمان شامل ہوئے۔ ۲۹ اکتوبر کو سیرۃ النبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ کیا گیا۔ جس میں مختلف مذاہب کے نمائندگان کی تقاریر کا انتظام کیا گیا۔ جس میں آلڈرمین ر.. ایڈیٹر ساؤتھ ویسٹ ہیرلڈ مسٹر توسیگ ایڈیٹر ایسٹرن ورلڈ۔ سوامی ادیتیانندا پریذیڈنٹ ویدانتا سوسائٹی۔ ڈاکٹر این۔ جی آف چین۔ مسٹر پریفرسٹ پروفیسر گریگری پیٹرسن کالج اور مشہور مصنف مسٹر شا ڈسمنڈ نے تقاریر کیں جس کی رپورٹ علیحدہ الفضل میں شائع کی جا چکی ہے۔

۳۰ اکتوبر کو علاوہ اسلام سے واقفیت بہم پہنچانے والی تقاریر کے تمام مبلغین رجو کہ مختلف یورپین ممالک سے تشریف لائے ہوئے تھے) نے بھی اپنے مشن کے حالات کے بارے میں تقاریر کیں۔ اور پھر دوپہر کے بعد اسی دن ایک مجلس مشاورت کی صورت میں احباب اکٹھے ہوئے۔ اور آئندہ سال کے لئے ضروری فیصلہ جات کئے گئے۔ پنجم ایک دفعہ عیسائی پادری ریورنڈ بارکر نے آکر ہماری میٹنگ میں عیسائی نقطہ نگاہ سے وفات عیسیٰ پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد امام صاحب نے اسلامی نقطہ نگاہ سے اسی موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد ہمارے دوستوں نے ریورنڈ بارکر سے اور ریورنڈ بارکر کے ساتھیوں نے رجو کہ پندرہ کے قریب تشریف فرما تھے) امام صاحب سے سوالات کئے۔ اور جوابات حاصل کئے اس طرح تبادلہ خیالات سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میٹنگ بہت مفید ثابت ہوئی۔

(۲) **سوسائٹیوں میں تقاریر**: گذشتہ سال کے دوران میں بعض سوسائٹیوں میں تقادیر کا انتظام کیا گیا چنانچہ سوسائٹی فار سٹڈی آف ریلیجنز میں امام صاحب نے اور ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب نے تقاریر کیں۔ پھر ویدانتا سوسائٹی کی ایک میٹنگ کی صدارت کے فرائض ڈاکٹر یوسف سلیمان نے سرانجام دیئے۔ اور وہاں جلسہ میں عیسیٰ امن کے متعلق تقاریر تھیں۔ اسلامی نقطہ نگاہ پیش فرمایا۔ علاوہ ازیں سوسائٹی کے ایک اجلاس میں امام صاحب کا ایک مضمون سوسائٹی کی طرف سے پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے علاوہ گرگیری پیٹرسن کالج میں تین دن متواتر مذہبی کانفرنس رہی جس میں تمام مذاہب کے نمائندگان نے حصہ لیا۔ چنانچہ ہماری طرف سے بھی امام صاحب نے حصہ لیا۔ اور وہاں پھر دو آپ کی تقاریر ہوئیں۔ اس کے علاوہ بعض اجلاس ایسے ہوئے جو کہ محض مختلف مذاہب کے نمائندگان سے سوالات و جوابات کے لئے منعقد ہوئے اس میں امام صاحب نے مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔ اور اس کے علاوہ ہمیں بھی جو امام صاحب کے ساتھ گئے ہوئے تھے۔ ان دوسرے مذاہب کے نمائندگان سے سوالات کرنے اور پھر اسلامی نقطہ نگاہ پیش کرنے کا موقعہ ملا۔ اس کے علاوہ اسی کالج میں ایک دفعہ اور چوہدری مشتاق احمد صاحب امام مسجد نے اسلام پر تقریر فرمائی۔ اس کے علاوہ H.O.C.T سوسائٹی جو کہ عورتوں کی سوسائٹی ہے میں امام صاحب معہ اہلیہ تشریف لے گئے۔ اور وہاں امام صاحب نے تقریر فرمائی۔ اس کے علاوہ ایک دفعہ امام صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر تقریر فرمائی اور بعد میں سوالات کے جوابات دیئے۔ میں بھی ایک دفعہ چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب بیرسٹر (واقف زندگی) نے تقریر فرمائی۔ اور پھر سوالات کے جوابات دیئے ایک دفعہ خاکسار نے جاکر تقریر کی اور مخالفین کے سوالات کے جوابات دیئے۔

(۳) **مختلف سوسائٹیاں مسجد میں**: تبلیغی مفاد کے مدنظر مختلف سوسائٹیوں کو مسجد میں مدعو کیا گیا۔ ان کی آمد پر مسجد میں اسلام سے متعلقہ مختلف عنوانوں پر تقاریر کیں۔ اس طرح انہیں واقفیت بہم پہنچائی گئی۔ بعد میں سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے۔ پھر اختتام جلسہ پر انفرادی طور پر حاضر ممبران سے تبادلہ خیالات کر کے واقفیت بہم پہنچائی گئی۔ گذشتہ سال مسجد میں آنے والی سوسائٹیوں کی تعداد ۶ ہے

(۴) **ہائیڈ پارک**:۔ لندن میں ہائیڈ پارک ایک ایسا مقام ہے۔ جہاں کہ ہر شخص کو اپنے اپنے خیالات کے اظہار کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ اس جگہ مختلف مذاق اور مذاہب کے لوگ مختلف مضامین پر لیکچر دیتے ہیں۔ اور پھر سوالات و جوابات کا سلسلہ گھنٹوں جاری رہتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال کے دوران میں متعدد دفعہ وہاں جاکر اسلام پر اور عیسائی عقائد کے بطلان پر تقاریر کی گئیں۔ اور بعد میں سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے۔ چنانچہ گذشتہ سال چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد۔ قریشی صلاح الدین صاحب مبلغ غانا۔ مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سیرالیون، چوہدری محمد عبداللہ صاحب مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ۔ شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ، مولوی محمد اسحٰق صاحب ساقی مولوی غلام رسول صاحب مولوی عبدالرحمٰن صاحب و خاکسار مقبول احمد ہائیڈ پارک جاکر تقاریر و تبادلہ خیالات کر کے تبلیغی فرائض سرانجام دیتے رہے۔

عیدالاضحیٰ ۳۔ اکتوبر کو لندن مسجد میں ادا کی گئی۔ اس موقعہ پر بھی مختلف ممالک کے باشندگان حاضر تھے امام صاحب نے اپنے عید کے خطبہ میں حضرت ابراہیمؑ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام کی قربانیوں کو پیش کر کے مسلمانوں کو ان کے نمونہ پر چلنے کی تلقین فرمائی۔ اس موقعہ پر مسجد ربوہ کی بنیاد رکھے جانے کی اطلاع بذریعہ تار موصول ہو چکی تھی۔ چنانچہ عین اس وقت جب کہ ربوہ میں بنیاد رکھی جارہی تھی۔ دوپہر کے کھانے کے دوران میں تمام حاضرین کو چھری کانٹے رکھ کر دعا میں شامل ہونے کے لئے عرض کی گئی۔ چنانچہ سب خاموش دعا میں شریک ہوئے مفصل رپورٹ پہلے شائع ہو چکی ہے۔

(۶) **تقسیم اشتہارات**:۔ تقسیم اشتہارات بھی تبلیغی لحاظ سے عوام تک آواز پہنچانے کے لئے بہت اچھا طریق ہے۔ تقسیم اشتہارات کے لئے متعدد طریق سال گذشتہ میں استعمال کئے گئے

(۱) مختلف مقامات انتخاب کر کے وہاں جاکر اشتہارات تقسیم کئے جاتے رہے۔

(ب) خاص مقام اور محلہ منتخب کر کے ان کے لیٹر بکسوں میں اشتہارات ڈالے جاتے رہے اور ہر دفعہ مختلف مضامین پر مشتمل۔ تاکہ ان کو اسلام کے مختلف احکام سے آگاہ کیا جا سکے۔

(ج) چونکہ ایک اشتہار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایک چیلنج پر مشتمل تھا۔ جس میں کہ آپ نے خصوصاً چرچ کے معززین کو خطاب کیا ہے۔ اس لئے یہ اشتہار عیسائیوں کے متعدد فرقوں کے معزز عہدہ داروں کو بذریعہ پوسٹ ارسال کیا گیا۔ اور اس طرح یہ اشتہار کنٹربری جاکر چار ہزار کی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ تاکہ وہاں کے اہالی آرچ بشپ آف کنٹربری کو اس چیلنج کے قبول کرنے پر آمادہ کریں۔ مگر باوجود اس چیلنج کو مشہور کرنے کے کوئی بھی اس کے قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوا۔ جو اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا خاص قرب صرف اور صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ہی حاصل ہے۔

(د) اس طرح تعلیمی لحاظ سے اہم مقامات یعنی آکسفورڈ اور کیمبرج میں بھی اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ اور اس طرح تعلیمی اداروں تک بھی پیغام اسلام پہنچایا گیا۔

(ذ) اسی طرح قصبات بیرون از لنڈن میں جاکر بھی اشتہارات تقسیم کئے گئے۔

(ر) ہمارے وہ احباب جو لنڈن سے باہر مقیم ہیں۔ ان کو وقتاً فوقتاً اشتہارات ارسال کئے جاتے رہے۔ جو کہ انہوں نے اپنے اپنے مقامات پر تقسیم کئے۔ ان میں سے خصوصاً ہمارے احمدی دوست بشارت احمد صاحب کریگ نے جو کہ برمنگھم میں مقیم ہیں۔ خاص دلچسپی سے حصہ لیا۔ انہوں نے نہ صرف برمنگھم میں بلکہ جہاں بھی گئے۔ جاکر اشتہارات تقسیم کئے۔ اور انفرادی تبلیغ کرتے رہے۔

(۷) مختلف سوسائٹیوں کے اجلاس میں شمولیت

کئی ایک سوسائٹیاں لنڈن میں ایسی ہیں۔ کہ جہاں تقاریر ہوتی اور ان کے بعد سوالات و جوابات کا موقعہ ہوتا ہے۔ یا سامعین کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ ایسی مجالس سے فائدہ اٹھانے کے لئے ان میں شمولیت اختیار کی جاتی رہی۔ اور بعد میں اسلامی نقطہ نگاہ کے پیش کرنے کے مواقع میسر آتے رہے۔ علاوہ ازیں جلسوں کے اختتام پر انفرادی طور پر بھی واقفیت پیدا کر کے مسجد مدعو کیا جاتا رہا۔

(۸) تحائف انگریزی تفسیر القرآن

لنڈن اور انگلستان کی مشہور لائبریریوں کو ایک ایک کاپی انگریزی تفسیر القرآن کی بطور تحفہ ارسال کی گئی۔ تا یہ کاپیاں ہمیشہ لوگوں کو اسلام سے آگاہ کرنے کا موجب ہوں۔ اور پھر ان کی ہدایت و راہنمائی کا باعث بنیں۔ ان لائبریریوں میں سے متعدد نے بعد میں شکریہ کے خطوط میں اس خواہش کا اظہار کیا۔ کہ باقی حصہ شائع ہونے پر وہ بھی ہمیں ارسال کیا جائے۔ تا مکمل صورت میں یہ کاپیاں ان کی لائبریریوں میں پیش کی جاسکیں۔

(ب) اس کے علاوہ انفرادی طور پر بھی قرآن مجید (انگریزی تفسیر) بطور تحفہ پیش کئے گئے۔ چنانچہ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان۔ مسٹر سینانائکے۔ وزیر اعظم سیلون۔ مسٹر سرت چندرا بوس لیڈر فارورڈ بلاک۔ مسٹر آئن کاکس۔ لنڈن کے مشہور اخبار ڈیلی میل کے نامہ نگار۔ مسٹر بکٹ مین آف سوئٹزرلینڈ اور ڈاکٹر ورنر شلوگن آف جرمنی کو قرآن مجید پیش کئے گئے۔

(۹) اسلام کے خلاف الزامات کی تردید

وقتاً فوقتاً اسلام کے خلاف مضامین جو اخباروں میں یا کتب میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ان کی تردید کی جاتی ہے۔ اس طرح غلط فہمی اور غلط بیانی کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال ڈیلی میل۔ ایسٹرن ورلڈ۔ سٹار۔ پلمتھ جگہ کا رسالہ۔ پروفیسر گب کی کتاب میں شائع شدہ اسلام یا احمدیت کے خلاف باتوں کی تردید کی گئی۔ جنہیں بعد میں ان میں سے بعض نے شائع کیا اور بعض نے خط کے ذریعہ اظہار افسوس کیا۔ اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا وعدہ کیا۔

(۱۰) سوالات و جوابات

ٹیلیفون پر بعض اوقات پریس کے نمائندے اور بعض اوقات دیگر غیر مسلم احباب سوالات دریافت کرتے رہتے ہیں۔ اور بعض اسلام سے متعلق استفسارات کرتے رہتے ہیں۔ ان کا جواب دیا جاتا رہا۔ اور اسلامی مسائل سے آگاہ کیا جاتا رہا۔

(۱۱) انفرادی دعوت

(ا) وہ لوگ جو خاص طور پر اسلام میں دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کو انفرادی طور پر مسجد میں چائے یا کھانے پر مدعو کیا جاتا رہا۔ اور اس طرح ان سے انفرادی طور پر تبادلہ خیالات کر کے ان کے شکوک کا ازالہ کیا گیا۔

(ب) ہمارے وہ احمدی طلباء جو کہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور ان کا تعلیمی اداروں سے اور طلباء سے تعلق ہوتا ہے۔ ان کے ذریعہ سے طلباء کو مسجد میں مدعو کیا جاتا رہا۔ اور چونکہ کئی طلباء مختلف ممالک سے بغرض تعلیم یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے مختلف ممالک تک احمدیت و اسلام کا نام و پیغام پہنچ جاتا ہے۔

(ج) ایسے شوکیسوں میں یا ایسے مقامات پر جہاں اشتہارات لگانے کی اجازت ہوتی ہے۔ وہاں لنڈن مسجد میں آنے کی دعوت کے اشتہارات لگا کر لوگوں کو مسجد بلایا جاتا ہے۔

(د) بعض احباب خود مسجد لنڈن میں مسجد کا نام سن کر تشریف لاتے رہے۔ اور اس طرح اسلام سے آگاہی حاصل کرتے رہے۔

(۱۲) امداد احباب جماعت و مبلغین

لنڈن نہ صرف یہ کہ انگلینڈ کا مرکز ہے بلکہ اسے اس وجہ سے بھی دنیا میں ایک خاص شہرت حاصل ہے۔ کہ تقریباً تمام ممالک کے سفارت خانے یہاں موجود ہیں۔ اسی وجہ سے مشن لنڈن ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس طرح مختلف اوقات میں اپنے دوسرے ممالک کے مبلغین یا احباب جماعت کی امداد کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال پہلے ہیمبرگ (جرمن) مشن کے قیام کے لئے یہاں کوشش کی جاتی رہی۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا مشن ہیمبرگ میں قائم ہوا۔ اور چوہدری عبد اللطیف صاحب وہاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے متعین ہوئے۔ پھر بعد میں ویزا کی توسیع کے لئے کوشش کی گئی۔ اسی طرح بعض دیگر مبلغین کی خواہش کے مطابق ان کی آواز کو ان ممالک کے نمائندگان تک پہنچایا جاتا رہا۔

اس طرح بعض احباب جماعت کو ان کے استفسارات کے جوابات ارسال کئے جاتے رہے۔ اور حسب استطاعت ان کی ان امور میں امداد کی جاتی رہی جو کہ یہاں رہ کر ہم کر سکتے تھے۔

(۱۳) شادی مسٹر بشیر احمد آرچرڈ

مسٹر بشیر احمد آرچرڈ کی شادی کا ذکر بھی تبلیغ کے زیر عنوان کرنا غیر مناسب نہ ہوگا۔ کیونکہ آپ کی شادی بھی اسلام کا ایک اہم حکم اور اس کے عملی طور پر قابل عمل ہونے کا ثبوت تھا۔ اس لئے اس موقعہ سے بھی فائدہ حاصل کیا گیا۔ اور متعدد احباب کو مدعو کیا گیا۔ یورپین ممالک میں شادی بغیر کورٹ شپ کے کرنا بظاہر حالات ناممکن ہے۔ مگر مسٹر آرچرڈ کی شادی بغیر کورٹ شپ کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوئی۔ البتہ اسلام کے اصول کے مطابق شادی سے قبل خاوند اور بیوی کو ایک دوسرے کو دیکھنے کا موقعہ دیا گیا۔ اور پھر دونوں کے اظہار رضامندی پر اسلامی اصول کے مطابق شادی عمل میں آئی۔

چونکہ یہاں کے ملک کے قانون کے مطابق کوئی شادی حکومت کے نزدیک قابل تسلیم نہیں ہوتی۔ جب تک حکومت کے ہاں رجسٹرڈ نہ ہو۔ اس لئے رجسٹری آفس میں آپ کی سول میرج ہوئی۔ پھر مسجد میں اسلامی اصول کے مطابق شادی ہوئی جس سے حاضرین ازحد متاثر ہوئے۔

(۱۴) اہم پیغامات بذریعہ ایجنسیز

چونکہ یہاں پر ایسا انتظام ہے۔ کہ خبریں رائٹر یا سٹار نیوز ایجنسی وغیرہ کے ذریعہ تمام دنیا میں بھیجی جا سکتی ہیں۔ اس لئے اس انتظام سے بھی فائدہ وقتاً فوقتاً اٹھایا جاتا رہا۔ اور مختلف اہم تقاریب اور امور کی رپورٹ ان کے ذریعہ مختلف ممالک تک ارسال کی جاتی رہی۔

(۱۵) امام صاحب سکاٹ لینڈ میں

مورخہ ۲۲ نومبر چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد سکاٹ لینڈ تشریف لے گئے۔ چونکہ آپ چار دن کے لئے وہاں تشریف لے گئے تھے۔ اس لئے گلاسگو اور اڈنبرا میں ہی آپ کی مصروفیات رہیں۔ گلاسگو میں آپ نے دو لیکچر دیئے۔ جن کے بعد سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ نیز پرنسپل آف بینیٹ ٹیکنیکل کالج سے ملاقات کی اور سکرٹری آف ایجنٹ جنرل مشن سے ٹیلیفون پر بات کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف بیان کردہ امور میں تردید کی۔ اور اسے بحث اور تبادلہ خیالات کرنے کی دعوت دی۔ جسے اس نے نامنظور کیا۔ اڈنبرا میں آپ نے ایک تقریر کی۔ اور اشتہارات تقسیم کئے۔ اور وہاں پر سپرنٹنڈنٹ آف سٹی مشن اور ریورنڈ مانٹگمری واٹ یونیورسٹی کے عربی پروفیسر اور ڈاکٹر بیل مستشرق سے ملاقاتیں کیں۔ اور اس طرح آپ نے وہاں جاکر مسٹر بشیر احمد آرچرڈ کی معیت میں تبلیغی فرائض انجام دیئے۔

(۱۶) تحریری تبلیغ

بعض اوقات خط و کتابت کے ذریعہ سے بھی بعض احباب سوالات کرتے ہیں۔ ان کو جوابات دیئے جاتے رہے۔ یا اسلام سے متعلق آگہی چاہنے والوں کو تحریری تبلیغ کی جاتی رہی۔

(۱۷) The Knowledge

تبلیغی فریضہ سرانجام دینے کے لئے اور احباب جماعت کو دینی واقفیت بہم پہنچانے کے لئے اس رسالہ کا اجراء اکتوبر ۱۹۴۹ء سے کیا گیا۔ اور اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے باقاعدہ جاری ہوتا ہے۔ تمام احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس مفید اور اہم رسالہ کے جاری رہنے کے لئے دعا فرماویں۔ نیز دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کی ہدایت کا موجب بنا دے۔

(۱۸) مکانات و باغ کی صفائی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسجد احمدیہ لنڈن کے علاوہ ہمارے پاس دو دکانات ۶۱ و ۶۳ نمبر بھی ہیں۔ یورپ میں جہاں کہ مادیت کی ترقی ہے۔ لوگ صرف مذہبی اصولوں کو ہی نہیں پرکھتے۔ بلکہ ظاہری صفائی کا بھی ازحد خیال رکھتے ہیں۔ جس کے لئے ان دکانات و باغ ملحقہ مسجد کی صفائی بھی ازحد ضروری ہے۔ چنانچہ اس کا بھی خاص طور پر خیال رکھا گیا۔ مکانات و مسجد میں Distemper اور paint ہم نے خود کیا۔ اور باغ کی صفائی کا بھی خیال رکھا گیا۔ اس سلسلہ میں مولوی عبد القادر صاحب ضیغم کے ہم ازحد مشکور ہیں۔ ہمارے مبلغ جو ان دنوں پٹس برگ امریکہ میں ہیں۔ جنہوں نے اپنی نگرانی میں باغ کی نہایت عمدہ صفائی کا انتظام فرمایا۔

بیعت:۔ گذشتہ سال مسٹر مبارک احمد فیو لنگ اور مسٹر عبد الوہاب سلاؤ (نائیجیرین احمدی) دو احباب جو کہ پہلے احمدی تھے۔ مگر درمیانی عرصہ میں احمدیت سے الگ ہوگئے تھے۔ دوبارہ بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے نیز ماہ فروری میں مسٹر جمال الرحیم کلارک اور مسز عصمت کلارک۔ ماہ مارچ میں مسٹر عارف نعیم۔ مسٹر امیر علی مصطفیٰ ۔ مسٹر محمد احمد ساری۔ مس جوڈی ہوپ۔ مسٹر فریخ اور مسٹر نجاتی علیل ماہ اپریل میں مسٹر عثمان ہارون۔ عبد اللہ محمد آمین اور آرڈی عبد اللہ۔ ماہ جون میں مس ٹوہاں ہیرا نا سکی اور ماہ نومبر میں مس امینہ حسن بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ احباب تمام کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں

(باقی دیکھو صفحہ ۶ پر)

سنّت و حدیث کے متعلق ہمارا مسلک

(از مکرم خورشید احمد صاحب شاد مولوی فاضل واقف زندگی)

اس مضمون کی پہلی قسط میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ ہدایت کا پہلا ذریعہ قرآن کریم دوسرا سنت یعنی فعل نبی صلعم تیسرا احدیث یعنی قول نبیؐ ہے۔ سنت حدیث پر مقدم ہے۔ اس کے ثبوت میں ایک دلیل احادیث کے روایت بالمعنی ہونے کی پیش کی جا چکی ہے۔ کہ چونکہ اقوال نبی صلے اللہ علیہ وسلم قریباً سب کے سب روایت بالمعنی ہیں۔ اور ان میں تغیر و تبدل معنے کا احتمال ہے۔ لیکن بجزت ہوا ہے۔ اس لئے عند التعارض سنت کا حکم قول پر راجح ہوگا۔ روایت بالمعنی کی وجہ سے احادیث کے منطوق و مفہوم میں اختلاف ہو کر امت میں زبردست اختلاف پیدا ہو گیا۔ اب بقیہ دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔

(۲) اگرچہ "الصحابۃ کلھم عدول" کے مطابق ہمیں یہ امر تسلیم ہے۔ کہ تمام صحابہ احادیث نبویہ کے روایت کرنے میں نہایت صادق راستباز اور عادل تھے کذب و خیانت سے بکلی مبرا لیکن یہ ضرور تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ فہم و فراست میں اختلاف و تفاوت کے لحاظ سے بعض صحابہ سے اخذ و بیان واقعہ میں سہو و خطا ضرور ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے حدیث کے معنے بالکل کچھ اور ہو گئے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

انکم لتحدثون عن غیر کاذبین
ولا مکذبین ولکن السمع
یخطی (مسلم کتاب الجنائز جلد ۲
صہ ۳۰۳)

تم لوگ نہ خود جھوٹے ہو اور نہ ہی جھوٹی احادیث روایت کرتے ہو ہاں سامع غلطی کر جاتا ہے۔ حضرت عائشہ کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ بعض صحابہ سے روایت حدیث میں سہو و خطا واقع ہوئی ہے چنانچہ امثلہ ذیل سے یہ امر واضح ہو جائے گا۔

(۱) حضرت ابن عمرؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث روایت کی

سمعت رسول اللہ صلعم یقول
ان المیت لیعذب ببکاء اھلہ
(مسلم جلد ۲ صہ ۳۰۳)

میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میت کو اس کے اہل و عیال کے نوحہ کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

حضرت عائشہؓ کے پاس جب یہ حدیث بیان کی گئی تو آپ نے اس کا انکار کرتے ہوئے فرمایا۔

لا واللہ ما قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قط ان المیت لیعذب ببکاء احد (مسلم جلد ۲ صہ ۳۰۳)

آپ نے فرمایا بخدا حضور ایسا ہرگز نہیں فرما سکتے کہ میت کو اس پر کسی کے نوحہ کرنے سے عذاب ہوتا ہے بلکہ

یغفر اللہ لابی عبد الرحمٰن اما انہ
لم یکذب ولکنہ نسی او خطأ انما
مر رسول اللہ صلعم علی یھودیۃ
یبکی علیھا فقال انھم یبکون
علیھا وانھا لتعذب فی قبرھا
(مسلم جلد ۲ صہ ۳۰۳)

اللہ عبد الرحمٰن کو معاف کرے۔ انہوں نے جھوٹ تو نہیں بولا۔ ہاں بھول گئے یا غلطی کی واقعہ یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا گزر ایسی جگہ سے ہوا۔ جہاں ایک یہودی عورت مر گئی۔ اور اسکے اہل و عیال اس پر نوحہ کر رہے تھے۔ آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا۔ اب یہ اس پر نوحہ کر رہے ہیں اور وہ قبر میں مبتلائے عذاب ہے۔

حضرت ابن عمر کی روایت کو تسلیم کر لینے سے کئی اعتراض وارد ہوتے تھے۔ ایک اعتراض تو خود حضرت عائشہ رضؓ نے وارد کیا کہ یہ حدیث قرآن کریم کے خلاف ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ کسی کا بوجھ کوئی دوسرا نہیں اٹھائے گا۔ رونے والے ایک گناہ کر رہے ہیں۔ سزا انہیں ملنی چاہیئے نہ کہ میت کو

(۲) ترمذی کتاب الطہارت میں روایت ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم الوضوء مما
مست النار ولو من ثور اقط قال
فقال ابن عباس انتوضأ من الدھن
انتوضأ من الحمیم فقال ابو ھریرۃ
یا ابن اخی اذا سمعت حدیثا عن
النبی صلعم فلا تضرب لہ مثلاً

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو چیز آگ پر پکائی جائے اس کے استعمال کے بعد وضو کیا جائے۔ حضرت ابن عباس نے یہ حدیث سنکر فرمایا۔ کیا ہم چربی استعمال کرنے کے بعد اور گرم پانی استعمال کرنے کے بعد بھی وضو کریں۔ حضرت ابو ہریرۃ نے فرمایا اے بھتیجے جب تم حضورؐ کی کوئی حدیث سنو تو آگے سے مثالیں نہ بیان کیا کرو۔ حضرت ابن عباس نے اس حدیث کو عقل اور درایت کے خلاف قرار دیا اور ظاہر کر دیا کہ حضرت ابو ہریرۃؓ کو اسکے سمجھنے میں غلطی لگی ہے ورنہ گرم پانی خود مطہر ہے۔ اسکے استعمال کے بعد وضو کے کیا معنی۔ خلاصہ یہ کہ احادیث کے مطالعہ کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ (۱) بعض صحابہ سے حدیث کے اول وسط اور آخر میں کچھ زیادتی ہو گئی (۲) کبھی ان تینوں مقامات میں کمی ہو گئی۔ (۳) کبھی ان تینوں مقامات میں مترادفات کا استعمال کیا گیا (۴) کبھی الفاظ و جمل میں تقدیم و تاخیر ہو گئی (۵) تعین حکم میں غلطی ہوئی۔ یعنی فرض واجب۔ مستحب۔ سنت حرام۔ مکروہ۔ جائز۔ اثبات و نفی سوال و جواب کی تعیین نہ کر سکے۔ (۶) کبھی حضور نے مسلمات خصم بطور دلیل الزامی بیان کئے تھے۔ لیکن راوی بوجہ رموز خطابت سے آگاہ نہ ہونے یا سہو فی السماع کے اسے حضور کا کلام سمجھا۔ اور حضور کی اصل مراد سمجھا۔ کبھی حضور نے عقائد خصم بغرض تردید یا بصورت تعریض بیان فرمائے لیکن راوی سے ان میں تمیز نہ ہو سکی۔ اور اسی طرح روایت کر دیا۔ چنانچہ اسرائیلیات کے انبار اسی قبیل سے ہیں۔ (۸) کبھی حکم کلی کو جزئی اور جزئی کو حکم کلی سمجھ لیا۔ (۹) کبھی مشورے کو حکم شرعی قرار دے دیا۔ کبھی حضور کے اقوال و افعال کو عموم و خصوص پر محمول کرنے میں غلطی ہوئی وغیرہ ذالک۔ ان تمام امور کے ثبوت احادیث میں موجود ہیں۔ جو حسب الضرورت پیش کئے جائیں گے انشاء اللہ یہ ان کی تفصیل کا مقام نہیں

(۳) بہت سی احادیث موضوعہ ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امت کو اس وبا سے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا

سیکون فی اخر امتی اناس یحدثونکم
مالم تسمعوا انتم ولا اباء کم
فایاکم وایاھم (مسلم جلد اول صہ ۹)

کہ میری امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو تمہیں ایسی حدیثیں سنائیں گے۔ جو نہ تم نے اور نہ ہی تمہارے آباء و اجداد نے سنی ہونگی۔ پس تم ان احادیث سے بچنا۔ اس وجہ سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم بار بار یہی ارشاد فرماتے تھے۔

من یقل علی مالم اقل فلیتبوأ
مقعدہ من النار (متفق علیہ)

جو میری طرف ایسی باتیں منسوب کرے جو میں نے نہیں کہیں تو اس کا ٹھکانا جہنم میں ہو گا۔ حضور کے اس فرمان کے مدنظر صحابہ کرام اور محدثین نے حضور کے ارشادات مبارکہ کو کذب و اختلاط سے محفوظ رکھنے کی پوری پوری کوشش کی اور خدا کا شکر ہے۔ کہ ان کی محنت سے احادیث کا بیشتر حصہ خرد برد سے محفوظ رہا۔ لیکن پھر بھی منافق اور پولیٹکل مسلمانوں نے مختلف اغراض کے ماتحت احادیث وضع کر کے پھیلا دیں۔ علامہ ابن حجر نخبۃ الفکر صہ ۵۸ پر تحریر فرماتے ہیں

والحامل للواضع علی الوضع اما
عدم الدین کالزنادقۃ او غلبۃ
الجھل کبعض المتعبدین او
فرط العصبیۃ کبعض المقلدین
او اتباع ھوی بعض الرؤساء
او الاغراب لقصد الاشتھار

واضع کو وضع پر آمادہ کرنے والی چیزیں یا تو بے دینی تھی جیسے زنادقہ یا جہالت کا غلبہ جیسے متعبد یا قومی تعصب جیسے بعض مقلد یا بعض رؤسا کی خواہشات کی اتباع یا شہرت کی غرض سے عجیب و غریب باتیں بنانا بلکہ بعض صوفیا جیسے پوش لوگوں نے بھی کثرت سے احادیث وضع کیں۔ علامہ ابن صلاح تحریر فرماتے ہیں۔

والواضعون للحدیث اصناف
واعظمھم ضرراً قوم من المنسوبین
الی الزھد وضعوا الحدیث احتسابا
فیما زعموا فتقبل الناس موضوعاتھم
ثقۃ بھم ورکونا الیھم
(مقدمہ ابن صلاح صہ ۴۸)

حدیث وضع کرنے والوں کی بہت سی قسمیں ہیں سب سے زیادہ خطرناک گروہ زاہدوں کا ہے۔ جو ثواب سمجھتے ہوئے احادیث وضع کرتے تھے۔ لوگوں نے ان کے ظاہری تقوےٰ و زہد کی بناء پر ان کی احادیث قبول کر لیں مزید تحریر فرماتے ہیں۔

روینا عن ابی عصمۃ وھو نوح بن مریم
انہ قیل لہ من این لک عن عکرمۃ
عن ابن عباس فی فضائل القرآن سورۃ
سورۃ فقال انی رأیت الناس قد اعرضوا
عن القرآن واشتغلوا بفقہ ابی حنیفۃ
ومغازی محمد بن اسحٰق فوضعت ھذہ
الاحادیث حسبۃ (مقدمہ ابن صلاح صہ ۴۸)

ہمارے پاس ابو عصمہ نوح مریم سے روایت کی گئی ہے۔ کہ لوگوں نے اسے کہا تم جو قرآن مجید کی سورتوں کے فضائل کے متعلق احادیث عکرمہ عن ابن عباس بیان کرتے ہو۔ وہ تمہارے پاس کس ذریعہ سے پہنچی ہیں۔ اس نے کہا اصل بات یہ ہے کہ میں نے دیکھا لوگ قرآن مجید کو چھوڑ کر امام ابو حنیفہ کی فقہ اور محمد بن اسحٰق کی مغازی میں مصروف ہو گئے ہیں۔ میں نے اس قسم کی احادیث جن میں قرآن مجید کی طرف ترغیب دلانا مقصود تھا ثواب سمجھتے ہوئے وضع کیں۔

یہ وبا اس کثرت سے پھیلی کہ ایک شخص ابن ابی العوجا نے ہی چار ہزار احادیث وضع کیں ۱۵۵ھ میں خلیفہ منصور عباسی کے عہد میں کوفہ کے گورنر محمد بن سلیمان بن علی نے اسے اس جرم کی پاداش میں قتل کروا دیا تھا۔ قتل کے وقت اس نے کہا۔

لقد وضعت فیکم اربعۃ الاف
حدیث احرم فیھا واحلل"
(حاشیہ نخبۃ الفکر)

میں نے چار ہزار احادیث جن میں حرام کو حلال اور حلال کو حرام کیا ہے۔ تم میں وضع کر کے پھیلا دی ہیں۔ علامہ جلال الدین سیوطی نے ابن جوزی سے نقل کرتے ہوئے اپنی کتاب "اللآلی المصنوعہ فی الاحادیث الموضوعہ" جلد ۲ ص ۲۶۷ میں وضاعین کی اقسام اور اسباب وضع کے متعلق ایک نفیس بحث لکھی۔ فراجع الیہ۔

الغرض یہ ایک مستقل اور مفصل بحث ہے اس جگہ صرف اسی پر کفایت کی جاتی ہے۔ محدثین نے اس قسم کی احادیث کو الگ کرنے کے لئے بے مثال محنت سے کام لیا اور بہت سی ضخیم کتب اس قسم کی موضوعات کے متعلق لکھیں۔

۳۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے صحابہ سے بھی یہی ثابت ہے کہ انہوں نے قول کے مقابلہ میں فعل کو اقوی اور ادفع فی النفوس ہونے کے لحاظ سے ترجیح دی ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے نمازوں کے اوقات دریافت کئے تو آپ نے اسے دو دن اول آخر وقت میں نماز پڑھ کر دکھائی اور پھر فرمایا "الوقت ما بین ھذین" ہر نماز کا وقت ان اول و آخر اوقات کے بین بین ہے۔

صحابہ سے بھی یہی ثابت ہے کہ انہوں نے قول و فعل کے تعارض کے وقت فعل نبی کو ترجیح دی ہے۔ چنانچہ امثلہ ذیل سے یہ امر واضح ہو جائے گا۔

۱۔ عن مغیرۃ عن الشعبی قال قالت فاطمۃ بنت قیس طلقنی زوجی ثلاثا علی عہد النبی صلعم فقال رسول اللہ صلعم لا سکنی لک ولا نفقۃ قال مغیرۃ فذکرتہ لابراھیم فقال قال عمر لا ندع کتاب اللہ و سنۃ نبینا صلعم لقول امراۃ لا ندری احفظت ام نسیت فکان یجعل لھا السکنی والنفقۃ (ترمذی)

مغیرہ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس نے کہا کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں میرے خاوند نے مجھے طلاق بتہ دی حضور نے فرمایا اب تیرے لئے تیرے خاوند کے ذمہ ایام عدت میں نہ سکنی ہے اور نہ ہی نفقہ مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے فاطمہ کی یہ حدیث ابراہیم کے پاس بیان کی ابراہیم نے کہا کہ یہی حدیث اس عورت نے حضرت عمرؓ کے پاس بیان کی تھی۔ تو حضرت عمر نے اسکے جواب میں فرمایا تھا کہ ہم ایک عورت کی روایت سے جس کے متعلق ہمیں یہ معلوم نہیں کہ اس کو روایت یاد بھی رہی ہے یا نہیں۔ اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتے۔ حضرت عمرؓ برابر فعل نبی کی اقتدا میں مبتوتہ عورت کو سکنی و نفقہ دلایا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ کا مطلب یہی تھا کہ قرآن مجید اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل سے تو یہی ثابت ہے کہ حضور مبتوتہ عورت کو نفقہ دلایا کرتے تھے۔ اب یہ عورت حضور کی ایک حدیث بیان کر رہی ہے۔ چونکہ فعل رسولی اس کے خلاف ثابت ہے اسلئے یہ قابل قبول نہیں ہوگی۔ خصوصاً جبکہ یہ احتمال موجود ہے کہ یہ عورت بھول گئی ہو۔ یا روایت میں غلطی کی ہو۔

۲۔ عن عبد اللہ بن عمرؓ کان یقول ان ناسا یقولون اذا قعدت علی حاجتک ولا تستقبل القبلۃ ولا بیت المقدس فقال عبد اللہ بن عمرؓ لقد ارتقیت یوما علی ظھر بیت لنا فرأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی لبنتین مستقبلا بیت المقدس لحاجتہ (بخاری کتاب الوضوء)

حضرت عبد اللہ بن عمر فرمایا کرتے تھے کہ لوگ کہتے ہیں کہ جب قضاء حاجت کے لئے جاؤ تو قبلہ اور بیت المقدس کی طرف منہ نہ کرو۔ اور اس کے ثبوت میں حضور کی حدیث پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ میں نے حضور کو گھر میں بیت مقدس کی طرف منہ کر کے قضاء حاجت کرتے ہوئے دیکھا۔ یعنی لوگ جو علی الاطلاق استقبال و استدبار منع کرتے ہیں۔ فعل نبی سے اجازت ثابت ہے۔ کم از کم گھروں کی ٹٹیوں یا آڑوں میں۔

۳۔ ایک دفعہ حضرت عائشہ رضؓ کے پاس حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی گئی کہ نمازی کے آگے سے عورت کتے اور گدھے کے گذر جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے حضرت عائشہؓ نے ناراض ہو کر فرمایا "شبھتمونا بالکلب والحمار ولقد رأیتنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانا مضطجعۃ بینہ وبین القبلۃ فاذا اراد ان یسجد غمز رجلی فقبضتھما" (بخاری مطبوعہ دہلی جلد اول ص ۷۵) کہ تم لوگوں نے ہمیں کتوں اور گدھوں کے برابر سمجھا ہے۔ میں تو حضور کی نفل نمازوں کے وقت میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی ہوتی۔ حضور جس وقت سجدہ کرتے تو میرے پاؤں کو پرے ہٹاتے اور میں اپنے پاؤں سکیڑ لیتی۔

قطع نظر اس کے کہ حدیث کا اصل مطلب کیا ہے۔ حضرت عائشہ نے قول نبیؐ کے بالمقابل فعل نبی پیش کر کے بتایا کہ اگر یہ درست ہو کہ نمازی کے آگے سے کتے گدھے اور عورت کے گذر جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ تو حضور کی نمازیں کیوں ٹوٹ نہیں جاتیں۔ حالانکہ میں عین حضور کے سامنے لیٹی ہوتی۔ اس طرح بیشمار احادیث ایسی ہیں۔ جس وقت وہ حضرت عائشہ رضؓ کے سامنے بیان کی گئیں تو حضرت عائشہ رضؓ نے اس بنا پر ان کے ماننے سے انکار کر دیا کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل کے خلاف ہیں۔ کیونکہ حضور کے قول و فعل میں تضاد ممکن نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہو سکتا ہے۔ کہ قول روایت کرنے والے سے اس کے اخذ یا ادا میں کوئی غلطی کی ہو۔

بہت سے اقوال ہم تک بصورت خبر واحد پہنچے ہیں۔ یعنی کسی مقام پر ان کے روایت کرنیوالا صرف ایک راوی تھا۔ لیکن سنت یعنی افعال نبی حضور نے خود کئے۔ حضور کی اقتدا میں حضور کے سامنے صحابہ کرتے رہے۔ علی ہذا یہ عملی امت نسلاً بعد نسل کرتی آئی۔ علاوہ فعل تواتر کے افعالاً کی قولاً بھی روایت کی گئی ہے گویا دونوں طریق سے اسے تقویت حاصل ہے

(بقیہ صفحہ ۴)

تعلیم

لندن مشن کی طرف سے احباب جماعت اور دیگر احباب کی تعلیم کے لئے بھی بندوبست کیا گیا تھا۔ چنانچہ تعلیم کا کام پانچ طور پر ہوتا رہا۔

اوّل۔ ایک غیر مسلم [illegible] Mrs. کو جو مذہباً عیسائی ہیں۔ مگر عربی پڑھنے کا شوق تھا۔ انہیں خاکسار نے عربی کا یسرنا القرآن قاعدہ تمام پڑھایا چنانچہ آپ عربی پڑھنے کے قابل ہو گئے۔

دوئم:۔ اپنے مسلم احمدی دوست جو کہ وقت دے سکتے تھے۔ انہیں عربی اور اردو کے سبق دیئے جاتے رہے۔ چنانچہ مسٹر فرید احمد کلیٹن (Claytons) نے خاکسار سے تمام قاعدہ یسرنا القرآن پڑھا۔ مسٹر عارف نعیم کو بھی خاکسار نے تمام قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا۔ اسکے بعد اب وہ پہلے سپارے کا ترجمہ انگریزی پڑھ رہے ہیں۔ آپ سائپرس کے باشندہ ہیں۔ اور پڑھنے کا خاص شوق ہے مسٹر عبد الوہاب سلاؤ (نائیجیریا) نے یسرنا القرآن قاعدہ کے ابتدائی چند صفحات کا سبق لیا۔

سوئم:۔ مسجد سے باہر گھروں میں جا کر بچوں کو پڑھانے کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ مولوی محمد اسحاق صاحب ساقی (Mrs. Bukharia) مسز بخاریہ کے بچوں کو ان کے گھر جا کر دینی تعلیم دیتے رہے۔

چہارم:۔ جمعہ کی نماز کے بعد درس قرآن مجید دیا گیا۔ تاکہ احباب کو قرآن مجید کی تعلیم سے آگہی حاصل ہو

پنجم:۔ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کی کتاب اسمعو ۱۵۰ بطور تحفہ حضرت سیٹھ صاحب موصوف کی طرف سے احباب جماعت کو ارسال کی گئی۔ جو کہ دینی علم اور واقفیت بہم پہنچانے کے لئے بہترین کتاب ہے۔ اللہ تعالے سیٹھ صاحب کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے۔

طباعت

گذشتہ سال کے دوران میں لندن مشن نے دیباچہ انگریزی تفسیر القرآن کی طباعت کا کام بھی سرانجام دیا۔ اس کا انڈکس تیار کر کے بھی اس کے آخر میں شامل کر دیا گیا ہے۔

طوعی چندے

گذشتہ سال کے دوران میں اللہ تعالے کے فضل اور کرم سے جماعت انگلستان نے علاوہ لازمی چندوں کے طوعی چندوں میں بھی بہت عمدہ ایثار کا نمونہ دکھلایا ہے۔ چنانچہ مسجد ربوہ کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے ۱۱ روپے چندہ از رہِ شفقت جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے لکھوا دیا۔ اس اطلاع کے ملنے پر فوراً ہی ۱۱ پونڈ سے زائد کے وعدے ہو گئے۔ اس کے بعد اب تک کل چندہ جو اس مد میں دیئے جانے کا وعدہ کیا گیا ہے ۱۵۳/- روپے ہے۔

اس کے علاوہ ہمارے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر جو ۲۹ و ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو ہوا۔ ممبران جماعت احمدیہ لندن نے تمام خرچ برداشت کیا۔ اور بطور میزبان لندن سے باہر سے آنے والے احباب کی رہائش و خوراک و دیگر ضروری سامان کا خرچ برداشت کیا۔ اسی طرح تحریک جدید کے چندے میں بھی تقریباً ۸۵ پونڈ کے وعدے لکھوائے۔

تنظیم

جماعت احمدیہ لندن نے مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۴۹ء کے اجلاس میں عہدیداران مقامی کا انتخاب ۱۹۵۰ء کے لئے کیا۔

اس کے علاوہ سالانہ اجتماع میں لجنہ اماء اللہ کے قیام کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ چنانچہ اس کے مطابق ۱۱ دسمبر کو مستورات کا اجلاس ہوا جسمیں عہدیداران کا انتخاب ہوا۔

اس طرح لندن میں ہمارے احمدی طلباء جو مختلف علوم حاصل کرنے کے لئے یہاں تشریف فرما ہیں ان کو منظم کرنے کے لئے اور ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے ان کی ایک ایسوسی ایشن بنائی گئی ہے جس کا نام احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن رکھا گیا ہے ۳۰ دسمبر ۱۹۴۹ء کو طلباء کا اجلاس ہوا جس میں پریذیڈنٹ، سیکرٹری اور سیکرٹری مال کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ اس طرح ۱۹۵۰ء کی ابتدا اللہ تعالے کے فضل سے پہلے سے عمدہ تنظیم کے ساتھ کی گئی ہے۔ اللہ تعالے سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو عمدہ سے عمدہ طور پر ذمہ داریوں کو ادا کرنے اور تبلیغی [illegible]

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ تمام ہیلتھ سروسز کو مدغم کر کے ایک ہی محکمہ کے ماتحت کر دینے کے سلسلے میں جو اہم قدم اٹھایا جا چکا ہے اس کے متعلق ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہمیں کس حد تک کامیابی ہوتی ہے اور اس تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم اپنی ہیلتھ سروسز کو اور کس کس رنگ میں ترقی دے کر انہیں دیگر ترقی یافتہ ممالک کی سطح پر لا سکتے ہیں۔ اگر بالفرض بعض تجربات میں ہمیں ناکامی ہوئی تو ہمیں ان سے دستکش ہو جانے میں قطعاً ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرنی چاہیئے۔ اور ان تجربات سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

بعد ازاں تقریر کے آخر میں آپ نے پنجاب کے ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز کرنل ایس۔ ایم۔ کے ملک کی مساعی کو بہت سراہا اور امید ظاہر کی کہ ان کی قیادت میں کانفرنس نہایت کامیاب رہیگی۔

آج کے اجلاس میں ہیلتھ سروسز کے قریباً سو سینئر افسران اور ماہر ڈاکٹروں نے حصہ لیا۔ کانفرنس میں میڈیکل ریلیف وہاؤں کے انسداد۔ مختلف قسم کے ہسپتالوں میں اصلاحات کے نفاذ۔ ڈاکٹروں کیلئے مزید تعلیم کے انتظامات۔ اضلاع میں میڈیکل لائبریریوں کے قیام۔ ہیلتھ بلیٹن کے اجراء اور دیگر اہم مسائل پر غور کیا گیا۔ نیز ایک سب کمیٹی کا تقرر بھی عمل میں لایا گیا۔ یہ سب کمیٹی مختلف قسم کے ہسپتالوں کیلئے عمارتوں کے معیار اور ساز و سامان کے متعلق غور و خوض کر کے مناسب تجاویز مرتب کریگی بیماریوں کی روک تھام کے سلسلے میں اعداد و شمار اور بیرونی ممالک میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کی مراعات مہیا کرنیکا سوال بھی زیر بحث آیا۔ کانفرنس کا اجلاس کل جاری رہے گا

(اسٹاف رپورٹر)

درخواست دعا۔ بندہ کے بچوں حکیم احمد اللہ، سمیع اللہ جو اس وقت ساتویں جماعت کا سالانہ امتحان دے رہے ہیں۔ ان کی اچھے نمبروں پر کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔
خاکسار نصیر احمد آنریری انسپکٹر بیت المال لاہور۔

مجلس مشاورت کے موقع پر تاجروں کی میٹنگ

چند ایک تاجر احباب نے خواہش کی ہے کہ مجلس مشاورت کے موقع پر تاجروں کی ایک میٹنگ بلائی جائے۔ جس میں اس بات پر باہم مشورہ سے غور کیا جائے۔ کہ جماعت کی تجارتی اور صنعتی ترقی کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ جماعت اور نظام سلسلہ اپنی انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے ایک دوسرے کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔

اس میٹنگ کے انعقاد کا فیصلہ کرنے سے پہلے میں چاہتا ہوں۔ کہ کچھ اور تاجر احباب مندرجہ بالا میٹنگ کی ضرورت اور اہمیت کے بارہ میں اپنی رائے سے اطلاع دیں۔ اپنے خیالات تحریر کریں۔ جو اس میٹنگ میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ تا اندازہ لگایا جا سکے اس بارہ میں جماعت کے اندر کہاں تک بیداری ہے اور اسکے فوائد کیا ہونگے مشاورت کے دن بہت قریب آرہے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ احباب ہفتہ کے اندر اندر اپنے خیالات سے مجھے اطلاع دیں۔ تا اس میٹنگ کے انعقاد کے بارہ میں اعلان کر دیا جائے۔

اگر اس میٹنگ کے انعقاد کا فیصلہ ہو گیا۔ تو پھر امید ہے کہ ہماری درخواست پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی تاجران کی اس مجلس کو خطاب فرمائیں گے۔

وکیل التجارت تحریک جدید جودھامل بلڈنگ پوسٹ بکس ۲۳۶ لاہور

اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات
بر اختیارات کلکٹر

علی ولد پیر بخش قوم جٹ سکنہ سیدا تحصیل پھالیہ

بنام

ہری سنگھ ولد دھرم سنگھ پسران نرائن سنگھ اقوام اروڑہ سکنہ سیدا تحصیل پھالیہ

دعویٰ فک الرہن رقبہ موضع سیدا تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے چلا گیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کسی قسم کا کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۳/۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔ ۳/۵/۷

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات
بر اختیارات کلکٹر

محمد الدین وسردار پسران مہرا اقوام جٹ سکنہ سیدا تحصیل پھالیہ

بنام

ہربنس سنگھ۔ گیان سنگھ و بھاگ سنگھ پسران نہال چند سندر سنگھ۔ پورن سنگھ و کرتار سنگھ پسران سردار سنگھ ہری سنگھ ولد دلیپ رام۔ وزیر سنگھ ولد دلیپ سنگھ اقوام اروڑہ سکنہ سیدا تحصیل پھالیہ۔

دعوےٰ فک الرہن رقبہ موضع سیدا تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی سکونت ترک کر کے چلے گئے ہوئے ہیں۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کسی قسم کا کوئی عذر ہو تو مورخہ ۳/۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ ۳/۵/۷

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

مشرقی پاکستان کے ہندوؤں میں ہراس کے ذمہ وار

بھارت کے سیاستدان ہیں

لندن ۱۴ مارچ۔ مشرقی بنگال کے ہندوؤں میں "ہراس کی کیفیت" کو بیان کرتے ہوئے۔ جس کی زیادہ تر وجہ غیر ذمہ دار ہندوستانی سیاستدانوں اور اخباروں کا یہ شور ہے کہ مشرقی بنگال کو آزاد کرانے کے لئے فوجی کارروائی کی جائے" لندن ٹائمز کا نامہ نگار خصوصی "ڈھاکہ سے بذریعہ تار اطلاع پرداز ہے کہ "ایک جاسمبدار ممبر کی سمجھ سے باہر ہے کہ ایک سمجھدار لیڈر کس طرح جنگ کی حمایت کر سکتا ہے اور اسے کیوں اس کی اجازت دی جاتی ہے۔ کہ بنگال کی مشرقی سرحد پر رہنے والے اپنے ہندو بھائیوں کو وہ خوفزدہ کر دے لیکن ہندوستان کے اکثر مشہور سیاستدان چند دنوں سے اسی لہجہ میں گفتگو کر رہے ہیں"

نامہ نگار مذکور کا کہنا ہے کہ ڈھاکہ نرائن گنج اور چٹاگانگ وہ مقامات ہیں جہاں کا اس نے دورہ کیا ہے وہاں کے اکثر ہندو اس سے زیادہ کسی بات کو پسند نہیں کریں گے کہ انہیں ان کے موجودہ مشاغل میں مصروف اپنے آبائی گھروں میں امن کے ساتھ رہنے دیا جائے۔ لیکن وہ اخباروں میں جو پڑھتے ہیں اور ریڈیو پر جو سنتے ہیں۔ اس سے ان میں ہراس پیدا ہوتا ہے اور وہ ہنگامہ آرائیوں سے قبل ملک سے نکل جانا چاہتے ہیں ـــــ مشرقی پاکستان کے حکام اعتماد کی بحالی کی انتھک کوشش کر رہے ہیں اور اگر اسے اس کی حالت پر چھوڑ دیا جائے۔ تو مشرقی پاکستان میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان پھر وہی خوشگوار تعلقات پیدا ہو سکتے ہیں۔ جو اگست ۱۹۴۷ء سے لے کر اس سال فروری کے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اطلاع عام

۱۔ لاہور اور راولپنڈی کے گندم کے ریزرو ڈپوؤں میں فالتو پڑے ہوئے چاولوں کے لئے عام سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں ہر وہ شخص جو اس سارے ذخیرے کو کلی یا جزوی طور پر خریدنا چاہے ایسے ٹنڈر بھیجنے کا مجاز ہے۔

تفصیل اناج = چاول ـ مقدار کا اندازہ = ۔۔ ۹۴ من

ہر ڈپو میں پڑے ہوئے چاولوں کی تفصیل ٹنڈر کے ساتھ والی فہرست میں موجود ہے۔

۲۔ ان چاولوں کو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ راولپنڈی اور ڈی۔ سی اور ایس (راشننگ) گورنمنٹ ریزرو ڈپو لاہور کی اجازت سے راولپنڈی اور لاہور کے ڈپوؤں میں دیکھا بھی جا سکتا ہے کامیاب ٹنڈر دہندہ کو یہ مال غیر راشن شدہ علاقوں میں لے جانا ہوگا۔ اور وہیں لگانا ہوگا۔

۳۔ سربمہر ٹنڈر حد ۲۲ مارچ ۱۹۵۰ء ۲ بجے بعد دوپہر تک کنٹرولر آف سٹورز کے دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ انہیں اگلے دن اسی دفتر میں گیارہ بجے صبح کھولا جائے گا۔

۴۔ ٹنڈر بھیجنے والے لوگوں کو ٹنڈر کھولنے کے وقت موجود ہونے کی اجازت ہوگی۔

۵۔ ٹنڈروں کے فارم ۱۴ مارچ ۱۹۵۰ء کو یا ۱۴ مارچ سے ہر کام کے دن میں جمعہ کو گیارہ سے ۱۲ بجے کے درمیان اور باقی ۲ بجے سے ۴ بجے کے درمیان ڈپٹی جنرل منیجر (فوڈ)۔ این۔ ڈبلیو۔ آر) لاہور اور ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ راولپنڈی کے دفتر سے ایک روپے میں مل سکیں گے۔ بذریعہ ڈاک یہ فارم ڈیڑھ روپے میں بھیجا جائے گا۔ وی۔ پی۔ پی کے ذریعہ فارم ارسال نہ ہوں گے۔ اور صرف نقد یا منی آرڈر آنے پر بھیجے جائیں گے۔

۶۔ ہر ٹنڈر دینے والے کو ٹنڈر فارم کے ساتھ مطلوبہ چاولوں کو کم از کم ۲۵ فی صدی قیمت زر پیشگی کے طور پر چیف کیشیر این۔ ڈبلیو۔ آر کے پاس جمع کرانی ہوگی۔ اور جو وہ رسید دیں۔ اس کو ٹنڈر فارم کے ساتھ منسلک کرنا ہوگا ورنہ ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔

۷۔ ڈپٹی جنرل منیجر (فوڈ) کو اختیار ہوگا کہ وہ وجہ دیئے بغیر اگر چاہے تو کسی ایک یا سارے ٹنڈروں کو رد کر دے۔

این ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز آفس ۱۱ مارچ ۱۹۵۰ء } دستخط: ڈپٹی جنرل منیجر (فوڈ)

چٹاگانگ میں لجنہ اماء اللہ کی سرگرمیاں

چٹاگانگ ۴ مارچ۔ اگلے دن چٹاگانگ (مشرقی پاکستان) میں مکرم مصلح الدین سعدی کے مکان پر لجنہ اماء اللہ کا ایک غیر معمولی اجلاس بیگم این۔ ایم خاں کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں احمدی خواتین کے علاوہ بعض معزز غیر احمدی خواتین نے بھی شرکت فرمائی۔ چوہدری ظفر اللہ خاں کے متعلق ریڈیو سے نشر ہونے والی خبروں پر اظہار تشویش کے بعد حکومت پاکستان اور حکومت امریکہ اور سلامتی کونسل کے نام حفاظت خاص کے ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ حضور ایدہ اللہ کے دورہ اور تحریک دعا کے بعد صدقہ کے لئے چندہ جمع ہوا (دوسرے اگلے دن قربانی دی گئی) اس صدقہ میں ہماری غیر احمدی بہنوں نے بھی حصہ لیا۔ آخر میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبلغ مولوی اعجاز احمد صاحب نے تقریر کی اور لجنہ کو جماعتی امور میں پیش از پیش دلچسپی لینے کی تحریک کی۔ (نامہ نگار)

محکمہ مال اور بندوبست ملا دیئے جائیں گے

بندوبست کے عملے میں تخفیف

لاہور ۱۴ مارچ۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ضلعی کام میں زیادہ ترتیب و تنظیم حاصل کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں بندوبست اور مال کے موجودہ عملہ کو یکجا کرنے کا فیصلہ کیا ہے لائلپور۔ منٹگمری۔ ملتان۔ لاہور۔ سیالکوٹ اور شیخوپورہ کے اضلاع میں جہاں سیٹلمنٹ افسر اس وقت بندوبست کے کام کے انچارج ہیں۔ ڈپٹی کمشنر صاحبان کو تعینات کیا جائے گا جو بندوبست اور مالیانہ کی فراہمی کا کام سنبھال لیں گے۔ ان اضلاع میں جہاں ایکسٹرا اسسٹنٹ سیٹلمنٹ افسر بندوبست کے کام پر مامور ہیں۔ وہاں بندوبست اور مالیہ اکٹھا کرنے کا کام کسی ریونیو اسسٹنٹ کے سپرد کیا جائیگا۔ مناسب تجربہ کے سینیر افسروں کو اس اسامی پر لگایا جائے گا

ایڈیشنل ریونیو اسسٹنٹوں کو ضلعوں میں جہاں خاص کر کام زیادہ ہوتا ہے۔ ریونیو اسسٹنٹ کی امداد کے لئے مقرر کیا جائے گا راولپنڈی کیمبلپور اور اٹک کے اضلاع میں جہاں ڈپٹی کمشنروں کی تحویل میں پہلے ہی بندوبست کا کام رکھا گیا ہے۔ ریونیو اسسٹنٹ بندوبست اور دوسرے تمام مال کا کام کیا کریں گے۔ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کو ڈپٹی کمشنر بحالیات (اراضی) کے اختیارات تفویض ہوں گے۔ اور پالیسی سے متعلق تمام امور میں وہ حکومت سے براہ راست خط و کتابت کر سکیں گے۔

اور توقع ہے۔ کہ بندوبست اور مال کے عملہ کے ادغام پر بندوبست کے بعض ملازمین ضرورت سے زائد ہو جائیں گے۔ حکومت نے ڈویژنوں کے کمشنروں کو کہا ہے کہ ڈپٹی کمشنروں کے مشورہ سے زائد عملہ کی تخفیف کے سوال کا جائزہ لیا جائے انہیں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ حکومت کے پاس زیادہ سے زیادہ ۱۵ مارچ ۱۹۵۰ء تک اپنی تجاویز بھیج دیں تخفیف کی تجاویز پیش کرتے وقت انہیں اس امر کا خیال رکھنا چاہیے۔ کہ مجوزہ تخفیف پناہ گزینوں کی بحالی کے کام پر کسی طرح اثر انداز نہ ہونے پائے۔

خرطوم ۱۴ مارچ۔ ۱۴ مارچ حکومت کے سیکرٹری نے مجلس کو بتایا کہ سوڈان جو سرٹیفکیٹ حال ہی میں ہوئی تھیں۔ وہ اشتراکیوں کی کرائی ہوئی تھیں۔ (دلستار)

بقیہ صفحہ ۲ لیڈر

زیر سایہ نہ بسر کی ہو۔ کیا یہ سب مجددین اور ائمہ دین جو جابر بادشاہی کے عہود میں پیدا ہوتے رہے۔ اور جنہوں نے اس کے خلاف بغاوتیں نہیں کیں۔ نعوذ باللہ باطل کے کل پرزے تھے؟

آواز حق؟

تو آیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح حیات نیک نیتی سے مطالعہ فرمایئے اور دیکھئے انہوں نے کس زور سے ان الحکم الا للہ کی آواز بلند کی ہے۔ کیا آپ کے سوا کسی اور کو بھی توفیق ہوئی ہے۔ کہ انگریزوں کی حکومت میں رہتے ہوئے ان کی سب سے زیادہ محبوب ہستی کے متعلق جس کو وہ خدا سمجھتے تھے۔ علی الاعلان یہ کہا ہو۔

"وہ تو ایک مردہ ہے"

ان الحکم الا للہ کی دعوت کے اور کیا معنی ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے تمام فرستادوں کی طرح آپ نے یہ دعوت دی اور نہایت پر زور آواز سے دی۔ کہ تمام مغرب و مشرق کی وادیاں گونج رہی ہیں۔ اور آپ؟ جب اس غیر اسلامی حکومت سے نکلنے کا وقت آیا۔ تو آپ نے مسلمانوں کے خلاف آواز بلند کی۔ کیا ان الحکم الا للہ کے یہی معنی ہیں؟

اب جب پاکستان بن گیا ہے۔ تو آپ اس کے واحد اجارہ دار بننا چاہتے ہیں۔ اور ان الحکم الا للہ کے غلط معنی سمجھ کر ملک میں فتنہ و فساد کا باب کھولنا چاہتے ہیں۔ جو اسلام میں قطعاً جائز نہیں۔ اور ان الحکم الا للہ کے منافی ہے۔ کیونکہ اگر آپ اس کے صحیح معنی سمجھتے۔ تو آپ یہ بھی سمجھ جاتے کہ

الفتنة اشد من القتل

اور مسلمانوں میں تفرقہ و تشتت پیدا کرنے کے لئے پاکستان کے مسلمہ دشمنوں سے مل کر ملک میں انتشار نہ